اختیاراتِ مصطفیٰ

08-OCTOBER-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(FOR ISLAMIC BROTHERS)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

اِختیاراتِ مصطفٰی

"اجتماعِ میلاد" (بارھویں شب) کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ فِى اللّٰهِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَيُصَافِحُه وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی پاک صَلَّى

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسندابی یعلی، مسندانس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظیم رات!

پیارے اسلامی بھائیو! آج 1444 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12 ویں شب ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔

حضرتِ شیخ عبد الحق مُحدّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ ولادت، **شبِ قَدر سے بھی افضل** ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اور جو رات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کے ظہور کی وجہ سے افضل ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرف وعزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نازل ہونے کی وجہ سے افضل ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ ص100)

جب کائنات میں کُفر وشرک اور وَحشت وبَربَرِیّت (ظلم) کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ 12 رَبیعُ الاوّل کو مکّہ مکرّمہ میں حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مکانِ رَحمت نشان سے ایک ایسا نور چمکا کہ جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ سِسکتی ہوئی اِنسانیّت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی، وہ تاجدارِ رِسالت، محسنِ انسانیّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عالمین کیلئے رَحمت بن کر اِس دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔

12 ربیعُ الاوّل کو نورِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظُلمت کے بادَل چھٹ گئے، شاہِ ایران "کِسریٰ" کے محَل پر زلزلہ آیا، چودہ کُنگرے گر گئے۔ ایران کا جو آتَش کدہ ایک ہزار سال سے جل رہا تھا وہ بُجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وَجد آگیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کا مبارک ذِکر کرکے اپنے دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھرنے کی کوشش کریں گے۔ آج کے بیان میں ہم یہ بھی سُنیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے، ہمارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا کیا اِختیارات عطا فرمائے، حکومتِ مصطفٰی کیسی شان والی ہے، توجہ کے ساتھ سُنیں گے، سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس نورانی رات کی خوب خوب برکتیں ورحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد وعاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہوسکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش وجذبے، محبت وعقیدت کے ساتھ مرحبا یا **مصطفٰی** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا! سردار کی آمد... مرحبا! پیارے کی آمد... مرحبا! اچھے کی آمد ... مرحبا! سچے کی آمد... مرحبا! سوہنے کی آمد... مرحبا! موہنے کی آمد... مرحبا! حضور کی آمد... مرحبا! پُرنور کی آمد... مرحبا! مُختار کی آمد... مرحبا! آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا! رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا! آقائے عطار کی آمد... مرحبا!

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِختیاراتِ مُصْطَفٰے

دو عالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اِکھٹّے ہو کر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ پاک کے خلیل ہیں تو وہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ پاک کے کلِیم ہیں تو وہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ رُوحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ۔ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ پاک میرے قلب میں ایسی حَمْدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حَمْدوں سے حَمْد کروں گا اور رَبّ تعالیٰ کے حُضُور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا

جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھائیے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کِیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یا رَبّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ تو فرمایا جائے گا: جائیے اور اپنی اُمَّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمدوں سے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کِیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ کہا جائے گا: جائیے اور اپنی اُمّت کے ہر اُس شخص کو نکال لائیے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ تعالیٰ کی اُنہی حَمدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود رَبّ تعالیٰ کی

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمۃ ۔۔۔ الخ، ۴/۵۷۷، حدیث: ۷۵۱۰

حمد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نہ سکھائیں، ہماری حمد حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی حمد ربّ تعالٰی کے سکھانے سے اور ربّ کی جیسی حمد، حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حمد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام احمد ہے (یعنی بہت زیادہ حمد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ربّ () کی بے مثال حمد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ تعالٰی، حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی ایسی حمد کرے گا جو کوئی نہ کرسکا ہو گا، اِس لئے حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حمد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدْنیٰ (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مجلسِ ذِکر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ اللہ ربُّ العزت نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کس قدر اِختیارات سے نوازا ہے کہ محشر کے دن جب کہ سُورج سَوا مِیل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

1...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۲۱۷ تا ۲۱۹ ملتقطاً

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں مُسَلْسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ پاک اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعت کا اِخْتِیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ پاک کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کرکے اُنہیں جہنّم سے چُھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

سرکار کی آمد... مرحبا دِلدار کی آمد... مرحبا اَوْلیٰ کی آمد... مرحبا اعلیٰ کی آمد... مرحبا والا کی آمد... مرحبا بالا کی آمد... مرحبا، یٰسین کی آمد... مرحبا، طٰہٰ کی آمد... مرحبا مُزّمّل کی آمد... مرحبا مُدّثِر کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ پاک ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ واِختیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اَولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو بھی مختلف اِختیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ بِلا شُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِختیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل واَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ اَنبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو مرتبہ و مقام حاصل ہے، وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اِختیارات سے زائد و نُمایاں ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِختیاراتِ مُصطفٰی پر مشتمل چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ (پ۵، النسآء:۶۵)

ترجمۂ کنز العرفان: تو اے حبیب! تمہارے ربّ کی قسم، یہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (پ۱۰، التوبۃ:۲۹)

ترجمۂ کنز الایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (پ۲۸، الحشر:۷)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ (پ۲۲، الاحزاب:۳۶)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملے کا کچھ اِختیار باقی

رہے۔

صدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبر داری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خالقِ کائنات نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حاکم و مُختار بنا کر مُسلمانوں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت کو لازم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس بات کا بھی اِختیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں چُنانچہ

صَدرُ الشَّریعہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ کے نائبِ مُطلَق ہیں، تمام جہان، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے تحتِ تَصَرُّف (یعنی اِختیار میں) کر دِیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ کے سِوا کسی کے مَحکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوتُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡض (یعنی آسمان وزمین کی سَلطنتیں) حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے زیرِ فرمان، جنّت ونار کی کُنجیاں دستِ اَقدَس میں دے دی

---

1 . . . خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۶ بتغیر

گئیں ، رِزْق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی عطا کا ایک حِصّہ ہے۔ شریعت کے اَحکام حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کردیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اِس ضمن میں اِختیاراتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چند واقعات سُنتے ہیں:

فرضیّتِ حج میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

جب اللہ پاک نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خُطبہ میں حج کی فَرْضِیَّت کا اِعْلان کرتے ہوئے فرمایا: **اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا** یعنی اے لوگو! اللہ پاک نے تم پر حج کو فرض فرمادیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ 3 مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خاموشی ہی اِختیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا: **لَوْقُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ** اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا۔ (2)

یاد رہے کہ! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہر سال حج فرض

1... بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵ بتغیر

2... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص ۶۹۸، حدیث: ۱۳۳۷

ہونے کے بارے میں سُوال کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہو گا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، اِختیارات اور فکرِ اُمَّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِختیار ہونے کے باوُجود اُمَّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے ”ہاں“ فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِختیار کا واضح طور پر اِظہار فرما دِیا کہ اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے کہ یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے مواقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آیئے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُود مُختاری اور اُمَّت کے حق میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور جُھومئے:

1. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْهِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کیا ہے۔(2)
2. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔(3)
3. وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّيْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور

---

1 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیۃ الحج فی العمر مرۃ واحدۃ، ۲/۱۱، حدیث: ۳۲۱۰

2 ... مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۱/۴۵۹، حدیث: ۱۸۳۵

3 ... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/۲۱۴، حدیث: ۱۶۷

مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخّر کر دیتا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرما دیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرما دیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔[2] مگر اُمّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

یاد رہے کہ! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے مَروِی ہے: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ یعنی نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کِیا کرتے تھے۔[3] اور رات یا دن میں جب بھی آرام فرماتے تو جاگ کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کِیا کرتے تھے۔[4] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کِیا کریں کہ اِنْ شَآءَاللہ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ پاک کی رِضا بھی حاصل ہو گی جیسا کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی

1...ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۱/۱۸۵، حدیث:۴۲۲

2...مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۰ ماخوذاً

3...مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ص ۱۵۲، حدیث:۲۵۳

4...ابوداؤد، کتاب الطھارۃ، باب السواک لمن قام من اللیل، ۱/۵۴، حدیث:۵۷

پاکیزگی اور اللہ پاک کی رِضا کا ذریعہ ہے۔(1)

آقا کی آمد... مرحبا سَیِّد کی آمد... مرحبا جَیِّد کی آمد... مرحبا طاہِر کی آمد... مرحبا حاضِر کی آمد... مرحبا ناظِر کی آمد... مرحبا ناصِر کی آمد... مرحبا ظاہِر کی آمد... مرحبا باطِن کی آمد... مرحبا حامی کی آمد... مرحبا آقائے عطّار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا مُختار کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمت بیان کرنے کے بعد حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی گُزارِش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذْخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز قرار دِیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ** بے شک اللہ پاک نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ عباس بن عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرض کی: **اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا** یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذْخِر گھاس کو جائز فرما دیجئے! (یہ ہمارے بہت کام آتی ہے) چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اِلَّا**

1... بخاری، کتاب الصوم، باب السواک الرطب والیابس للصائم، ۱/۶۳۷، حدیث: تحت الباب

اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذ خِر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِذ خِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک نے حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دِیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذ خِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگا دی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطَفٰی کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات سے بلا اِمتیاز اپنی اُمَّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو فرض و واجب ہو کہ اگر کوئی ترک کر دے تو گُناہ گار ہو گا، مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خصوصی اِختیارات سے اِمتیازی طور پر ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض و واجب کے ترک کرنے کی اِجازت عطا فرما دی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمَّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام و ناجائز چیز کو حلال و جائز فرما دِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِختیاراتِ مُصطَفٰی کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

---

1 ...بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ ... الخ، /، حدیث:

نمازوں کی مُعافی میں اِختیارِ نبوی

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ (5) نمازیں پڑھنا فرض ہے،اس کی فرضِیَّت کا اِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حقدار ہے، جیسا کہ نبیِ کریم،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ یعنی دن رات میں پانچ (5) نمازیں (فرض) ہیں۔(1) مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نبیِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات پر کہ ساری اُمَّت پر پانچ (5) نمازیں فرض ہونے کے باوجود ایک صاحب کی گُزارِش قبول کرتے ہوئے اُنہیں تین (3) فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی جیسا کہ

مروِی ہے کہ ایک صاحب نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِس شرط پر اسلام قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے کہ میں دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبول فرمالیا۔(2) یادرہے کہ نماز چھوڑنے کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کیلئے خاص تھی کسی اَور کیلئے ایک نماز بھی بلاعُذرِ شرعی چھوڑنا جائز نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سارے مسلمانوں پر 5 نمازیں فرض ہیں، مگر پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن صاحب کو اپنے اِختیار سے 3 نمازیں نہ پڑھنے کی اِجازت عطا فرمادی۔ یونہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے،وہ بھی سماعت فرمالیجئے، مگر اُس سے پہلے یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ روزہ توڑنے کے بارے میں عام حکم یہ ہے کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم (یعنی غیرِ مُسافِر) نے اَدائے روزۂ رَمَضان کی نِیَّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کیا یا کوئی بھی چیز لَذّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء اور کَفّارہ دونوں

1...مسلم،کتاب الایمان،باب بیان الصلوات الخ،ص ۲۴،حدیث:۱۱

2...مسند احمد،مسند البصریین،۷/۲۸۳،حدیث:۲۰۳۰۹

لازِم ہیں۔[1] (قضا تو یہ ہے کہ وہ روزہ علاوہ رمضان کسی اَور دن دوبارہ رکھے اور) کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے تو پے درپے (یعنی مسلسل) ساٹھ (60) روزے رکھے، یہ بھی نہ کرسکے تو ساٹھ (60) مساکین کو پیٹ بھر، دونوں وقت کھانا کھلائے۔[2] روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کیلئے یہی حکمِ شَرعی ہے مگر شارِعِ اسلام، شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان اِختیارات سے اپنے ایک صحابی کے لئے انتہائی خوبصورت انداز میں یہ کَفّارہ معاف فرمادِیا چُنانچہ،

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقْدَس میں حاضر ہو کر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دِیا؟ عرض کی: میں رَمَضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو (2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلاسکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقْدَس میں کھجور لائے گئے، حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیرات کردو۔ عَرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیرات کروں؟ حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ یعنی رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ بات سُن کر مسکرائے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلادو (سمجھو کہ تمہارا کَفّارہ ادا ہوگیا)۔[3]

---

1 . . . فیضانِ سنت بحوالہ رَدُّالْمُحتار، ج۳ص ۳۸۸

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۴ ملتقطاً

3 . . . مسلم، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع . . . الخ، ص ۵۶۰، حديث: ۱۱۱۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فتاویٰ رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے کبھی نہ سُنا ہو گا (کہ روزہ توڑنے پر) سوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنْعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائِر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گُناہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء: ۶۴) گُناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

آقا کی آمد... مرحبا! مُصطفٰی کی آمد... مرحبا! مُجتبٰی کی آمد... مرحبا طٰہٰ کی آمد... مرحبا!

اعلٰی کی آمد... مرحبا! بالا کی آمد... مرحبا! مختار کی آمد مرحبا! مختار کی آمد مرحبا! مختار کی آمد مرحبا!

مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصطفٰی

اللہ پاک نے باہمی لَین دَین کے مُعاملات میں دو(2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۵۳۱ ملخصاً و ملتقطاً

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالو۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شرعاً قبول نہیں، یہی اللہ پاک کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَهُوَ حَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی تنِ تنہا گواہی کافی ہے۔[1] (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا نِصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حامِلہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں چار (4) ماہ دس (10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۴)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور تم میں سے جو مرجائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدَّت ختم

---

1 ...سنن الکبریٰ، کتاب الشھادات، باب الامر بالاشھاد، ۱۰/۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶

ہو جائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حاملہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسْکَن (یعنی شوہر کا گھر) چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4) ماہ دس (10) دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِخْتیار مُلاحظہ کیجئے کہ

حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے حق میں چار (4) ماہ دس (10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین (3) دن تک سوگ مَنانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت جَعْفَر طَیّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اِصْنَعِیْ مَا شِئْتِ یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ (1)

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبیِ کریم رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِخْتیارات کے ضمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِسْتِثْنا (یعنی آزاد) فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار (4) مہینے دس (10) دن سوگ واجب ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۵۲۹

ناقابلِ قُربانی جانور کے بارے میں اِختیارِ مُصْطَفٰی

حضرت بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اِس کے بدلے دوسری قُربانی کرو (کہ وہ قربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اب تو میرے پاس چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کردو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یادرہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ شہر میں قُربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہوچکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہوسکتی۔[2] مگر چونکہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تھی، اسی لئے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اُن کے پاس چونکہ اب صرف چھ (6) مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا، حالانکہ قُربانی کے لئے بکرے، بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قُربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے، اُونٹ پانچ (5) سال کا، بکری ایک سال کی، اِس سے عُمر کم ہو تو قُربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ (6) ماہ کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی

1...مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتها، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۱۹۶۱

2...بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۳۷

قربانی جائز ہے۔[1] چونکہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس صرف بکری کا چھ(6) ماہ کا بچہ ہی تھا، جس کی قُربانی نہیں ہو سکتی تھی، مگر جب انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا تذکرہ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کِیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اُنہی کو چھ(6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ(6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنا کافی نہ ہو گا۔

دوجہاں کے تاجدار، اَھلاًوَّسَھلاً مرحبا
سرورِ با اِختیار اَھلاًوَّسَھلاً مرحبا
مالک و مُختارِ ما اَھلاًوَّسَھلاً مرحبا
حامیِ ہر بے نوا اَھلاًوَّسَھلاً مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص، سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرْض کی: میں آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لانا چاہتا ہوں، مگر میں شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ کا عادی ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اِن چیزوں کو حرام کہتے ہیں، میں (ایک دَم ہی) اِن تمام گُناہوں کو تو نہیں چھوڑ سکتا، البتّہ اگر آپ اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے صرف کسی ایک بُرائی کو تَرْک کر دوں، تو میں آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان لانے کو تیّار ہوں۔ سُلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ اُس نے اِس بات کو قبول کر لیا اور مُسلمان ہو گیا، جب وہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ

1...بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰ ملتقطاً

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس سے چلا گیا تو اُس کو شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا کہ اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعَلِّق پوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دِیا تو عہد شِکنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) مجھ پر حد (یعنی شرعی سزا) قائم کر دیں گے، لہٰذا اُس نے شراب کو ترک کر دِیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی ترک کر دِیا اِسی طرح چوری کا مُعاملہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کرنے لگا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے روک دِیا اور اِس نے مجھ پر تمام گُناہوں کی دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطَفٰے کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحْکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن احکامات کے مکمل اِختیارات، نبیوں کے تاجور، اَفْضَلُ الْبَشَر صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سونپ دیئے جیسا کہ مُحقّق عَلَی الْاِطْلاق حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سِپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز۔ مزید فرماتے ہیں کہ) حق تعالیٰ نے شریعت مُقرّر کر کے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی و اضافہ فرمائیں)[2] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ

1...تفسیر کبیر، پ ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۶/۱۶۷-۱۶۸

2...مدارج النبوۃ، ۲/۱۸۳

ساتھ، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات پر بھی ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہرگز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین و احادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اِختیارات پر اعتراضات کرنے والے بدنصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہوئے) یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ پاک کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اور اس میں جو چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔(پھر فرمایا) اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ خبردار! جس چیز کو اللہ پاک کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ پاک کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! کہ اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی نے دُنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) پیغمبر بھیجے اور اُنہیں طرح طرح کے معجزات اور بے مِثال اِختیارات سے مُشَرَّف فرمایا مثلاً حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو مُردے زندہ کرنے، کوڑھ اور بَرَص کی بیماری دُور کرنے کے اِختیارات و معجزات عطا فرمائے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو جِنّوں اور ہواؤں پر حکومت کرنے اور تین (3) مِیل سے چیونٹی کی آواز سننے وغیرہ جیسے اِختیارات عطا فرمائے اور جب اللہ پاک نے شاہِ بنی آدم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رسول بنا کر بھیجا تو چونکہ آپ اوّلین و آخرین کے سردار بنائے گئے ہیں، لِہٰذا اللہ تعالٰی نے آپ صَلَّی

1…ابنِ ماجه، کتاب السنة، باب تعظیم حدیث رسول الله…الخ، ۱/۱٦، حدیث: ۱۲

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پچھلے انبیا و رُسُل عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بڑھ کر فضائل و کمالات و اِختیارات کا مالک بنایا، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاند سُورج پر بھی اِختیار عطا فرمایا۔ چُنانچہ،

نُور کا کھِلونا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنے رِسالے "نُور کا کھِلونا" کے صفحہ نمبر 6 پر لکھتے ہیں کہ

حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عَرض کی: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے تو آپ کی نُبوّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (بچپن میں گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے اُس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِشارہ فرماتے، چاند اُس جانب جُھک جاتا۔ حُضُور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا، وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس وقت میں اُس کی تَسۡبِیۡح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔

(الخصائص الکبری ج 1، ص ۹۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ڈُوبا سورج پلٹ آیا

خیبر کے قریب مقامِ صہبا میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عصر پڑھ کر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی گود میں اپنا سرِ اَقۡدَس رکھ کر سوگئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سرِ اَقۡدَس کو اپنی آغوش میں لئے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا اور آپ صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نمازِ عصر قضا ہوگئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دُعا فرمائی کہ یا اللہ پاک! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے، لہٰذا تُو سُورج کو واپس لوٹا دے تاکہ علی نمازِ عصر اَدا کرلیں۔ حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دُھوپ پھیل گئی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! میلادِ مُصطفیٰ کی کچھ حَسِین گھڑیوں کا ذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیا حالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دو شنبہ یعنی پیر ہے، حضرت عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول ہیں ، خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اُن سے اس اِسْتِفسار فرمایا "بیبیو تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟" اُن میں سے ایک بولیں، "میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم، حوّا ہوں" رَضِیَ اللہُ عَنْہا، دوسری بولیں، "میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں" رَضِیَ اللہُ عَنْہا ، تیسری بولیں، "میں عیسیٰ روح اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ مریم ہوں رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولہا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماویٰ محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ

---

1 . . . سیرتِ مصطفیٰ، ص ۲۲۷ ملخصاً

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تا حدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حوریں در پہ فرشتے ہیں، جن کی قطاریں آسمان تک ہیں"۔

پیارے نبی، میٹھے نبی، اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ دوسروں کو گناہوں کی آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

محبوبِ ربِّ العزت، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربِّ کریم کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آ رہی تھی، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان

مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بدنصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضاء کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ پاک کے محبوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آمد کی خوشی میں جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا نصب کیا۔

اِنْ شَآءَ اللہ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال مدنی پرچم اُٹھائے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ اور اِنْ شَآءَ اللہ 12 ربیع الاول یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا "اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی"۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم بھی آج 12 ربیع الاول کا روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ۔

بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے بارہ بارہ ہفتہ وار اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت، بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر مدنی حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے 3 دِن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے دینی ماحول سے وابستہ

ہو جایئے، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے، فرض علوم سیکھنے، روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد